مطبوعات

میرج کمیشن رپورٹ ایکس رے ڈ (زبان انگریزی) | مرتب و مترجم: پروفیسر خورشید احمد صاحب ایم، اے، ایل، ایل، بی۔ ضخامت ۱۵۲ صفحات۔ طباعت گوارا قیمت دس روپے یا بیس شلنگ۔ شائع کردہ: چراغ راہ پبلیکیشنز، کراچی۔ لاہور میں: اسلامک پبلیکیشنز شاہ عالم مارکیٹ، لاہور۔

پاکستان بننے کے کچھ ہی مدت بعد جب اقتدار کی باگیں "متجددین" کے ہاتھ میں آئیں تو انہوں نے مسلم قوم کی عائلی زندگی میں بھی مغربی طرزِ فکر کی پیروی میں تغیرات کرنے کا عزم کیا۔ چونکہ انسان کا یہ گوشہ جذبات سے لبریز ہوتا ہے اس لیے اس معاملہ میں بڑی ہی چالاکی اور ہوشیاری دکھائی گئی۔ سب سے پہلے انگریز کو کوسا گیا جس نے اپنے تسلط کے دوران میں مسلمانوں کے معاشرتی قانون کے فطری ارتقاء کو روکنے کی تدابیر کیں، اس کے بعد مسلمان عورت کی مظلومیت پر بڑے کرب و اضطراب کے ساتھ آنسو بہائے گئے۔ پھر اس کا علاج یہ تجویز کیا گیا کہ مسلمانوں کے پورے عائلی نظام کو بدل دیا جائے۔ امتِ مسلمہ کے لیے یہ ایک فیلڈ تھا جسے صرف اس مقصد کے لیے چھوڑا گیا تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ یہ قوم کہاں تک تبدیلی گوارا کر سکتی ہے۔ اس تجویز کے مجوزین اسے ایک ٹسٹ کیس بنانا چاہتے تھے جس کے بعد تغیرات اور تبدیلیوں کا راستہ ہموار ہو سکتا تھا۔

خدا بھلا کرے علماءِ حق کا جنہوں نے بروقت اس خطرہ کو بھانپتے ہوئے اس کے سدباب کی فکر کی۔ خود مولانا احتشام الحق صاحب جو اس کمیشن کے ایک معزز رکن تھے انہوں نے ایک زبردست اختلافی نوٹ تحریر کیا۔ مولانا مودودی صاحب نے بھی کمیشن کے سوالنامہ کا جواب دیتے ہوئے ان خطرات کی نشاندھی کی جو اس نئے طرزِ فکر کے پیچھے جھلک رہے تھے۔ رپورٹ کے شائع ہونے کے بعد مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے اس رپورٹ پر ایک نہایت فاضلانہ تبصرہ لکھا اور اس کے پیچھے جو غلط ذہن کام کر رہا تھا اس کا بڑی دیدہ وری سے پردہ چاک کیا۔

(بقیّہ مطبوعات)

بہ نسبت سو گنا زیادہ خراب ہوتی ہے جو اپنی سوکنوں کے ساتھ خاوند کی حفاظت اور پاسبانی میں زندگی بسر کرتی ہے۔ جب ہم اُن بدنصیب عورتوں کے ہجوم کو دیکھتے ہیں جو مغربی شہروں کی مختلف گلیوں میں رات کو بے یار و مددگار پھرتی ہیں تو ہمیں یہ محسوس ہوتا ہے کہ اہلِ مغرب کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مسلمانوں کو تعدد ازدواج کا طعنہ دیں۔ ایک عورت کے لیے یہ چیز بدرجہا بہتر ہے کہ وہ دوسری خواتین کے ساتھ ایک ہی مرد سے وابستہ رہے احترام سے زندگی بسر کرے، جائز بچے اُس کی گود میں ہوں اور اس طرح وہ دھوکہ بازوں کی ہوس کاریوں کا شکار بننے سے محفوظ رہے۔"

پوری کتاب اسی قسم کے فاضلانہ مباحث پر مشتمل ہے۔ کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ ضرور محسوس ہوتا ہے کہ اسکے پروف احتیاط سے نہیں پڑھے گئے اس لیے ہر جگہ طباعت کی غلطیاں نظر آتی ہیں